تعلیمی، تہذیبی، ملّی - اور جغرافیائی زندگی پر اس نظریے کے کیا اثرات مرتب ہونے چاہییں؟

۶ - "نور خاں تعلیمی پالیسی" کے نفاذ کی راہ میں کون سا مقتدر رکاوٹ بنا؟

جواب :- ۱ - اسلامی نظامِ تعلیم سے مراد ایسا نظامِ تعلیم ہے جس میں تعلیمی نصاب کے جملہ اجزا کو اسلامی اصول و نظریات کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہو۔ معلمین و متعلمین دونوں کی دینی و اخلاقی تربیت کا خاص خیال رکھا گیا ہو اور عربی زبان اور کتاب و سنت کی ضروری و اساسی تعلیمات کو نظامِ تعلیم کا جزو لازم قرار دیا گیا ہو۔

۲ - پاکستان کے بقا و استحکام کے لیے اسلامی نظامِ تعلیم کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لینے سے ہو سکتا ہے کہ ملک و قوم کی قیادت ہمیشہ تعلیم یافتہ طبقے ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور ان پڑھ یا نیم خواندہ طبقے اپنے قائدین ہی کے پیچھے چلتے ہیں۔ تعلیم یافتہ طبقے کے بناؤ اور بگاڑ میں نظامِ تعلیم کو جو مقام حاصل ہے وہ محتاجِ بیان نہیں ہے۔

۳ - اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف پیش قدمی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ حکومت ہی ہے جو ایسے نظام سے واقف بھی نہیں ہے اور خائف و گریزاں بھی ہے۔

۴ - گذشتہ ۲۷ برس میں پاکستان اسلامی نظامِ تعلیم کی طرف ایک قدم آگے بڑھا ہے تو دو قدم پیچھے ہٹا ہے۔

۵ - اسلامی نظامِ تعلیم کو بروئے کار لانے کے لیے دو طرح کے اقدامات ضروری ہیں - ایک وہ جو تعلیم گاہوں کے اندر سے شروع ہوں، دوسرے وہ جن کا آغاز باہر کی رائے عام کے دباؤ سے ہو - دونوں محاذوں پر پُر امن، منظم اور مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے - اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ زندگی ایک ناقابلِ تقسیم وحدت ہے - اس لیے سیاسی، معاشی، معاشرتی میدان میں جب تک اسلامی انقلاب رونما نہ ہوگا تعلیمی میدان میں تبدیلی آسان اور دیرپا نہ ہوگی -

۶ - معلوم نہیں کہ نور خاں تعلیمی پالیسی کے نفاذ میں کونسا ہاتھ رکاوٹ بنا؟

نبی کی آمدِ ثانی سے مراد کیا چیز ہوتی ہے؟

سوال :- قادیانیوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا نظریہ مسلمانوں کی غلط فہمی ہے۔

ان کی جگہ مرزا صاحب مثیلِ عیسیٰ آچکے۔ مگر لوگوں نے انہیں نہیں پہچانا بلکہ جو چاہا ان کے ساتھ سلوک کیا، حالانکہ دراصل آنے والے مرزا صاحب ہی تھے نہ کہ دو ہزار سال پہلے گزرے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

اِس خیال کی تائید میں تفہیم القرآن جلد ۴، صفحہ ۳۰۵ - ۳۰۶ کی عبارت پیش کی جاتی ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے :

"حضرت یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السّلام کی بعثت کے زمانہ میں بالعموم یہودی تین آنے والوں کے منتظر تھے۔ ایک حضرت الیاس دوسرے مسیح تیسرے "وہ نبی" .... حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے یہ فرما کر ان کی غلط فہمی کو رفع فرمایا کہ ایلیاہ تو آچکا .... اس سے حواری خود جان گئے کہ دراصل آنے والے حضرت یحییٰ تھے نہ کہ آٹھ سو برس پہلے گزرے ہوئے حضرت الیاس"۔

براہ کرم مطلع فرمائیں کہ کیا نبی کی آمدِ ثانی سے مراد اس کے مثیل کی آمد ہوا کرتی ہے؟

جواب:۔ (از ملک غلام علی صاحب) تفہیم القرآن کی جس عبارت کا حوالہ آپ نے دیا ہے۔ اس سے قادیانی نبوت کی تصدیق یا مسلمانوں کے کسی اعتقاد کی تردید نہیں ہوتی۔ حضرت یحییٰ کا جو قول بائبل میں منقول ہے، اگر اس کی نسبت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت الیاس پہلے آچکے۔ اب الیاس یا ان کے کوئی مثیل نہیں آئیں گے بلکہ میں (یحییٰ) ایک دوسرا نبی مبعوث کیا گیا ہوں۔ اگر یحییٰ علیہ السّلام یہ کہتے کہ میں مثیل الیاس ہوں اور میرے آنے کو الیاس ہی کی آمدِ ثانی سمجھو جبکہ وہ فوت ہو چکے ہیں، تب البتہ قادیانی اپنے حق میں کوئی بات بنا سکتے تھے۔

یہ قادیانیوں کی کھلی اور گمراہانہ تاویل بازی ہے کہ وہ ایسے تنکوں کا سہارا لے کر اپنی نبوت کی گنجائش پیدا کرتے ہیں۔ مسلمان مسیح ابن مریم کی آمد کے قائل ہیں، کسی مثیل مسیح کی پیدائش کے قائل نہیں ہیں۔ حدیث میں بھی ابن مریم کے نزول کا ذکر ہے، کسی مثیل مسیح یا مسیح موعود کا ذکر نہیں۔ یہ مثیل، بروز وغیرہ کا تصور خالص ہندوانہ اور مشرکانہ ہے۔ یہ وہی اوتار یا تبت کے دلائی لامہ والا عقیدہ ہے جس کے مطابق ایک روح مختلف قالب اور جامے بدل بدل کر دنیا میں بار بار آتی رہتی ہے۔ ہمارے نزدیک جب آئیں گے تو حضرت عیسیٰ ابن مریم ہی آئیں گے جنہیں نبوت عطا ہو چکی تھی اور اس پر ہم پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں۔